Al-Haqeeqah: Research Journal for Social Sciences (Miscellaneous)
Volume: 03, No: 01. January – June 2023
ISSN: 2790-9298; E-ISSN: 2790-9301

عثمانی ترک ادب: ایک تاریخی اور ادبی جائزہ

UthmānTurkish Literature: A Historical and Literary Overview

*Dr. Hakan Kuyumcu**

Associate Professor, Department of Urdu Language and Literature, Selcuk University, Konya, Turkey.

KEYWORDS

Uthmān,
Turkish Literature,
Persian Influence,
Western Influence,
Classical Literature

ABSTRACT

This paper provides an overview of Ottoman Turkish literature, tracing its origins and development. Ottoman literature, much like their culture, was heavily influenced by Persian traditions, introduced to them through the Seljuk Turks who established the Seljuk Empire. The literary styles, themes, and structures of Ottoman and Persian literature share significant similarities, particularly in poetry, which is a dominant form in both traditions. Ottoman poetry, characterized by its ornate language, exaggeration, and emotional expressiveness, often centers on themes of love, nature, and spirituality. However, it lacks the epic war poetry commonly found in Persian literature. The study also highlights key figures in early Ottoman literature, including poets like Ghazi Fazil, who accompanied Prince Suleiman in the European campaigns and composed symbolic poetry about these conflicts. The paper discusses the contributions of poets from different periods, such as Sultan Selim I, who, despite being a formidable ruler, was also an accomplished poet primarily writing in Persian. Fuzuli, a prominent figure in Ottoman literature, is noted for his innovative approach, combining the influences of Persian and Arabic poetry while maintaining a distinct Turkish voice. His work exemplifies a deep emotional intensity and sincerity, particularly in his famous "Leyla and Majnun" narrative.

The influence of French literature in the 19th century brought significant changes to Ottoman literature, leading to the decline of classical styles and the introduction of new genres, including drama and modern poetry forms. The impact of these Western influences marked the end of the classical Ottoman literary era and the beginning of a new phase characterized by simplicity, realism, and a focus on contemporary themes.

تعارف

یہ تحقیق عثمانی ترک ادب کا جائزہ پیش کرتا ہے، اس کے آغاز اور ترقی کو بیان کرتا ہے۔ عثمانی ادب، جیسے ان کی ثقافت، ایرانی روایات سے متاثر ہوا، جو سلجوق ترکوں کے ذریعے متعارف کرایا گیا تھا جنہوں نے سلجوق سلطنت قائم کی۔ عثمانی اور فارسی ادب کی ادبی روشیں، موضوعات، اور ڈھانچے میں نمایاں مشابہتیں ہیں، خاص طور پر شاعری میں، جو دونوں روایات میں غالب شکل ہے۔ عثمانی شاعری، جس کی زبان زیادہ ساختہ، مبالغہ آمیز، اور جذباتی ہوتی ہے، اکثر محبت، فطرت، اور روحانیت کے موضوعات پر مرکوز ہوتی ہے۔ تاہم، یہ فارسی ادب میں ملنے والی جنگی شاعری کی کمیابی کی حامل ہے۔

مقالہ ابتدائی عثمانی ادب کے اہم کرداروں پر بھی روشنی ڈالتا ہے، جیسے شاعر غازی فاضل، جو شہزادہ سلیمان کے ساتھ یورپی مہمات میں شامل تھے اور ان جنگوں پر رمزیہ شاعری کی۔ مختلف دوروں کے شاعروں کے کاموں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، جیسے سلطان سلیم اول، جو ایک زبردست حکمران ہونے کے باوجود ایک ممتاز شاعر بھی تھے اور زیادہ تر فارسی میں لکھتے تھے۔ فوزولی، عثمانی ادب کی ایک اہم شخصیت، اپنی انوکھی روشنی کے لیے مشہور ہے، جو فارسی

*Corresponding Author: *Dr. Hakan Kuyumcu*
Email: hkuyumcu@selcuk.edu.tr

اور عربی شاعری کے اثرات کو ترکی زبان کے ساتھ ملا کر ایک منفرد آواز فراہم کرتا ہے۔ ان کے کام میں جذباتی شدت اور صداقت نمایاں ہے، خاص طور پر ان کی مشہور "لیلی و مجنوں" کی کہانی۔

مقالہ عثمانی نثر کی ترقی کا بھی جائزہ لیتا ہے، خاص طور پر تاریخی متون جیسے سعد الدین کی "تاج التواریخ" اور شاہی مورخ نعیما کی تحریریں، جو سادہ اور واضح زبان کی طرف منتقلی کو ظاہر کرتی ہیں۔ 19 ویں صدی میں فرانسیسی ادب کے اثرات نے عثمانی ادب میں نمایاں تبدیلیاں لائیں، کلاسیکی طرزوں کی کمیابی اور نئے آرٹ، بشمول ڈرامہ اور جدید شاعری کی صورت میں نئے رجحانات کو متعارف کرایا۔ یہ مغربی اثرات عثمانی ادبی دور کے اختتام اور ایک نئے دور کی ابتدا کی علامت ہیں، جس میں سادگی، حقیقت پسندی، اور معاصر موضوعات پر توجہ دی گئی۔

عثمانیوں کا ادب بھی، ان کی تہذیب و ثقافت کی طرح ایرانیوں سے سلجوقی سلطنت کی بنیاد رکھنے والے "سلاجقہ بزرگ" کے ذریعے آیا۔(ایڈورڈ، 1986)

لہذا ان دونوں ادبوں کے درمیان مشابہت و مماثلت ایک قدرتی سی بات ہے۔ دونوں کی ادبیات کا لہجہ، جذبات، اندازِ بیان اور شاعری کا ڈھانچہ ایک جیسا ہی ہے۔ اردو، فارسی یعنی دیگر مشرقی ادب کی طرح ترک ادب کے ہاں بھی شاعری، نثر پر فوقیت رکھتی ہے۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عثمانی شاعری میں تصنع و بناوٹ بہت زیادہ ہے۔ مبالغہ آمیزی، جذباتیت، روایتی اور دور از کار خیالات کی بھرمار، زبان بھی ساختہ اور موضوعات محدود ہیں۔ سب سے بڑا موضوع محبت، اس کی کلفتیں، دکھ، راحتیں اور پھر خوشیاں بھی۔ پھر فطرت نگاری، بہار کی تعریف، کوئل کی مدھرتا، پھولوں کا جمال اور فطرت کا حسن پر توفگن ہے۔ مذہبی اور صوفیانہ لب و لہجہ بھی جاری و ساری دکھائی دیتا ہے۔ اس حوالہ سے یہ عجیب بات ہے کہ ترک ایک سپاہیانہ اور جنگجویانہ قوم ہے لیکن ان کے ادب میں جنگی شاعری یعنی ایپک کا نام نہیں ملتا۔ (ایڈورڈ، 1986)

حالانکہ فارسی شاعری میں ایپک کا وجود ملتا ہے اور فردوسی کا شاہنامہ اس کی بہترین مثال ہے۔

عثمانی ادب زیادہ تر غزلیہ شاعری پر مشتمل ہے۔ نظموں میں قافیہ بندی کا اہتمام موجود ہے۔ پہلا مصرعہ قافیہ اور ہر دوسرا مصرعہ قافیہ دار ہوتا ہے بالکل ایسے جیسے غزل کے اشعار۔۔۔۔۔ ترک ادب کے قدیم ترین شاعروں میں غازی فاضل کا نام آتا ہے۔ جب عثمانیوں نے یورپ میں پہلا قدم رکھا تو شہزادہ سلیمان کے ساتھ یہ شاعر بھی موجود تھا۔ اس شاعر نے بازنطینیوں کے ساتھ جنگ کے بارے میں رمزیہ نظم لکھی تھی۔ نظم کے چند اشعار یوں ہیں:-

بارِ دگر بازنطینیوں کو ذلت اور ہمیں سرفرازی ملی

ہماری مقدس جنگ کے تیروں نے دشمنوں کے چہروں کو چھلنی کیا

فلک سے روحیں نیچے اتریں اور ہمیں طاقت دی

اور زمین سے نسل شہیداں مدد کو آئیں

مقدس جنگ میں اللہ نگہبان ہوتا ہے

اور ہم اس کی راہ میں جسم وجان کا نذرانہ دیتے ہیں

قدیم عثمانی شاعروں میں سے کریمیا کے شیخ نے شیریں کے بارے میں نظم قلم بند کی جبکہ یازجی اوغلو نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی "محمدیہ" نام سے تاریخ منظوم کی۔ اسی طرح سلیمان چلبی نے "وسیلۃ النجاۃ" کے نام سے بہترین میلاد نامہ منظوم کیا۔ (رجب، 2022)

قسطنطیہ کی فتح سے قبل یعنی 1453ء سے پہلے بھی کچھ غزلیں ملتی ہیں جو اس دور کی شاعری کا اچھا نمونہ ہیں۔ میر علی شعر نوائی کی غزلیں بھی دستیاب ہیں۔ وہ تاتار شہر کے شہزادہ ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر بھی تھے۔ یہ غزلیں فتح استنبول کے ساتھ یہاں پہنچیں۔ ان کو احمد پاشا دوم کے وزیر نے نقل کیا ہے۔ نجاتی اور ذاتی بھی اسی دور کے شاعر ہیں جن کے ہاں غنائیہ شاعری کے نمونے ملتے ہیں۔ محمد دوم ہی کے زمانے کی دو خواتین شاعرات مہری خانم اور زینب کا بھی تاریخوں میں ذکر ملتا ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ عثمانیوں کے 34 سلاطین میں سے 21 شاعر تھے۔ یاوز یعنی سخت گیر کے نام سے مشہور سلطان سلیم اول (1470-1520) بذاتہ اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ البتہ ان کا زیادہ تر کلام فارسی زبان میں ملتا ہے، تاہم چند غزلیں ترکی زبان میں بھی ملتی ہیں۔ ان کے چند فارسی اشعار برصہ سے تعلق رکھنے والے مشہور مفسر علامہ اسماعیل حقی نے اپنی تفسیر روح البیان میں بھی ذکر کیے ہیں۔ اسی دور کا ایک اور شاعر کمال پاشازادہ احمد بن کمال ہیں جنھوں نے یوسف زلیخا کا رومانی قصہ منظوم کیا اور ایک رسالہ "نگارستان" گلستانِ سعدی کے انداز پر تصنیف کیا۔ میسحی بھی سلیم اول کا ہم عصر شاعر تھا۔ اس کی چند غزلیں بہت عمدہ ہیں۔ بالخصوص بہار کے حوالہ سے اس کی تحریر کردہ ایک غنائیہ نظم بہت دلکش اور شاعرانہ خوبیوں سے پر ہے۔

سلطان سلیم اول کے بعد شاعری کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اس دور قدیم میں ترکی دبستان کا پہلا بڑا شاعر فضولی ہے جو بغداد کا رہنے والا تھا۔ فضولی نے فارس کی تقلید محض نہیں کی بلکہ اپنے لیے ایک نیا راستہ بنایا۔ ایسا راستہ جس پر اس سے پہلے کوئی فارسی یا ترکی شاعر نہ چلا تھا۔ وہ ترکی زبان کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی پر بھی قدرت رکھتا تھا اور اس کی شاعری کے نمونے ان تینوں زبانوں میں ملتے ہیں۔ اس نے غزل، قصیدہ، رباعی، مثنوی۔۔۔ ہر صنف میں طبع آزمائی کی۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت شدتِ احساس، دلسوزی اور صداقت ہے۔ اس کی غزلوں کا دیوان موجود ہے اور قصیدوں اور رباعیات کا بھی۔ فضولی نے لیلیٰ مجنوں کی محبت کا قصہ بھی منظوم کیا ہے۔ اس کی زبان میں علاقائی بولی کارس ہے اس لئے اس ترکی سے مختلف ہے جو استنبول میں بولی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی اس کی تقلید نہ کر سکا۔ اس کی ترکی میں، فارسی اور عربی زبان کے الفاظ کی بھر مار ہے۔ (ناظم ابراہیم، 1996)

کیونکہ قدیم ترکی فارسی اور عربی کے بہت قریب تھی۔ مثلاً:-

Işkdan cânumda bir pinhân maraz var ey hâkim

Halka pinhan derdüm izhâr etme zinhâr ey hâkim

(ناظم ابراہیم،1996)

یعنی عشق کا پنہاں ہے میری ی جاں میں ایک مرض اے حکیم

اس درد پنہاں کا نہ کر اظہار زنہار اے حکیم

اب فارسی کے یہ اشعار ملاحظہ فرمایئے:

ما آئینہ دارانِ دو نیک جہانیم

گر نیستی آ کہ بگشا دیدہ و بنگر

خم یافتہ در خدمت ما قامت گردوں

پر گشتہ ز آوازہ ما دھر سراسر۔(ڈیوڈ کشنز، 1977)

(ہم جہاں کے نیک و بد کے آئینہ دار ہیں۔ اگر تو آگاہ نہیں ہے تو اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ کہ آسمان ہماری خدمت میں اپنی قامت خم کئے ہوئے ہے اور دہر ہماری آواز (گیت) سے سراسر معمور

ہے۔)

فضولی کا ہم عصر باقی بھی ترک ادب کے حوالہ سے ایک انتہائی اہم نام ہے۔ اس نے سلطان سلیم اول کا مرثیہ لکھا جو کہ بہت ہی اعلی درجہ کا ہے۔ ترک ادبیات کے ایک اور عظیم شاعر نیفی 1570ء میں ارض روم میں پیدا ہوا۔ مرثیہ جات کے علاوہ اس نے کئی قصائد بھی لکھے۔ اس کے اسلوب کے کئی مقلد اور پیروکار پیدا ہوئے جن میں سے سب سے کامیاب صابری تھا۔ نیفی بلا کا طنز نگار بھی تھا جس کی وجہ سے سلطان مراد چہارم کے دربار میں اس کے کئی رقیب پیدا ہو گئے۔ ان رقیبوں کی شکایات کی وجہ سے اسے 1635ء میں پھانسی دے دی گئی۔ سلطان ابراہیم (1640-1647ء) اور سلطان محمد چہارم (1648-1687) کے زمانہ میں ایک اور مشہور ترک شاعر نابی نامی گزرے ہیں۔ وہ صائب کا مقلد تھا اور اسی کی تقلید کرتے ہوئے اس نے ترکی شاعری میں فلسفہ اور اخلاقیات کو

شامل کیا۔ اس کے پیروکاروں میں سے راغب پاشا اور سامی بہت مشہور ہوئے۔

سلطان احمد سوم (1703-1730) کے دور میں عثمانی دبستان ادب کا مشہور ترین شاعر ندیم گزرا ہے۔ اس کا اسلوب سب سے منفرد تھا۔ اس کی غزلوں میں سرمستی اور شگفتگی کا انداز ملتا ہے۔ یہ انداز اس دور کی غزل ادبیات میں بہت کم ملتا ہے۔ وہ استنبول میں رہتا تھا۔ وزیر اعظم ابراہیم پاشا نے اسے نگران کتب خانہ مقرر کیا تھا۔ ندیم کے ساتھ ہی عثمانی دور کا کلاسیکل عہد ختم ہوتا ہے۔ اس عہد کا بہترین حصہ نیفی سے شروع ہو کر ندیم پر ختم ہوتا ہے یعنی سلطان احمد اول کے دور

سے سلطان احمد سوم کے عہد تک۔

ترک ادبیات میں جہاں تک نثر کا تعلق ہے تو قدیم ترین دور میں "ھمایوں نامہ "کا ذکر ملتا ہے۔ یہ فارسی انواع سہیلی کا شستہ ترجمہ ہے۔ اسے علی چیلبی نے ترجمہ کیا اور سلطان سیلمان اول کو پیش کیا۔ سعد الدین نے اپنے شاگرد سلطان مراد (1574-1595ء) کے لیے "تاج التواریخ" لکھی۔ یہ سلطان مراد سے پہلے کے عثمانی سلاطین کی تاریخ ہے۔ اس تاریخی کتاب کا اندازِ بیان اور تاریخی صداقت قابل تعریف ہے۔ بڑے بڑے یورپین مورخین نے اس تاریخ کے حوالے خصوصی طور پر اپنی کتب میں دیے ہیں۔ ساری کتاب مسجع عبارت سے لکھی گئی ہے۔ جا بجا اشعار کا استعمال کیا گیا ہے۔ مصنف سعد الدین نے اپنے اشعار بھی لکھے ہیں اور دیگر فارسی و ترکی شعراء کے اشعار بھی درج کیے ہیں۔

ایک اور قابل ذکر ترک ادیب و مورخ نعیما ہے جو کہ شاہی مورخ تھا۔ اس نے 1591 تا 1659ء تک کی تاریخ قلمبند کی ہے۔ اس کا اسلوب سعد الدین کے بر عکس سادہ، سلیس اور واضح ہے۔ حاجی خلیفہ جسے کاتب چلبی بھی کہا جاتا اور جن کی وفات 1685ء میں ہوئی۔ انہوں نے تاریخ، جغرافیہ سمیت دیگر بہت سے دوسرے موضوعات پر کتب تصنیف کیں ہیں۔

انیسویں صدی کے وسط میں عثمانی ادب میں بہت سی تبدیلیاں آئیں اور یہ تبدیلیاں وقت کے ساتھ بڑھتی چلی گئیں۔ خصوصی طور پر موضوع اور ساخت میں نمایاں تبدیلی آئی۔ یہ تبدیلی فرانسیسی ادب کے دخل سے ہوئی۔ انیسویں صدی کے ربع اول میں فرانسیسی ادب کا عمل دخل ترک ادب میں بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ سلطان عبد الحمید کے عہد میں فرانسیسی کلچر نے خصوصاً اور یورپی کلچر نے عمومی طور پر ترک معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ ادب کے فن اور اسلوب پر اس کے اثرات نمایاں طور پر دکھائی دینے لگے۔ اب کلاسیکی عہد کی مسجع عبارات اور تصنع ختم ہو گیا۔ اس کی جگہ سادگی اور اصلیت کا عمل دخل ہوا۔ ڈرامہ کہ جس کا پہلے کوئی وجود ترک ادب میں نہ تھا اب انسیویں صدی کے وسط میں ڈرامہ بھی متعارف ہوا۔ شاعری میں غزل اور قصیدے کی جگہ مغربی ہیئتوں نے لے لی تھی۔ موضوع پر زیادہ توجہ دی جانے لگی۔ اگرچہ قدیم دبستان والوں نے جدید رنگ کی مخالفت کی لیکن آخر کار فتح نئے زمانے کی ہوئی۔ اب مشرق پر مغرب کا غلبہ ہوا اور پیرس
نے شیراز کو ہٹا دیا۔ (لین پول، 1977)

انیسویں صدی ہی میں توفیق فکرت نے رسالہ "ثروت فن" نکالا جو کہ ادبیات جدید کا علمبردار بن گیا۔ خالد ضیاء (1869-1945ء)، جناب شہاب الدین (1870-1934ء) اور حسین جاوید اس کے لکھنے والوں میں شامل تھے۔ یہ لوگ ادب برائے ادب کے قائل تھے۔ وہ علامیت کی تحریک سے متاثر تھے۔ انہوں نے موضوعات اعلیٰ طبقہ سے لئے۔ احمد مدحت نے ان پر اپنے ایک مضمون مطبوعہ
"صباح" میں تنقید کی اور ان کی زبان کو مصنوعی قرار دیا۔ جس پر خوب ابحاث ہوئیں۔ (ایضا)

اس دور کے ادیبوں میں اثر شناسی آفندی (و 1871ء) حامد بے، اکرم بے، رشید پاشا کو شہرت حاصل ہوئی لیکن محمد امین، نامک کمال، محمد عاکف، در صوئی، ضیاء گوکلپ وغیرہ کی اہمیت ان سے کہیں زیادہ ہے۔ محمد امین نے (1861-1924ء) ترک زبان میں نہایت سادہ نظمیں تخلیق کیں۔ وطن سے محبت کا جذبہ ان کی نظموں میں بہت نمایاں ہے۔ ان کی نظموں میں "اناطولیہ سے ایک آواز" اور
"جنگ پر جاتے ہوئے" بہت مشہور ہیں۔

نامک کمال کی جانب سے تحریر کردہ ڈرامہ "وطن یا سلسترے" استنبول میں پیش کیا گیا۔ یہ ڈینوب پر سلسترے کے روس کے خلاف دفاع (کریمین وار) کے بارے میں تھا اور اس میں وطنیت کا جذبہ

موجود ہے۔

عثمانی مطبوعات اور خصوصاً پریس کی ترقی نے ادبی زبان کی تبدیلی میں بڑا حصہ لیا اور اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان سے پہلے ادیبوں کا حلقہ اثر ایک محدود پڑھا لکھا طبقہ ہوتا تھا۔ لیکن اب یورپی ادبی دبستانوں کے مراکز سے لکھنے والوں کا ایک اچھا خاصہ طبقہ ابھرا جو معاشرہ میں ادیب کے مقام کو بحثیت استاد اور مصلح پہچاننے لگا۔ مروجہ پر تصنع ادبی زبان پر سب سے زیادہ کاری ضرب اس وقت لگی جب اس وقت کے ایک شاعر ضیا پاشا (1825-1880)، جو نامک کمال کا دوست تھا نے اپنے ایک مضمون "شاعری اور نثر" مطبوعہ "حریت" 1868ء میں اس افسر شاہی زبان کی شدید مذمت کی جو لوگوں کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔

انیسویں صدی کے عثمانی ترک ادب کا لہجہ بہت ہی نازک اور اداس ہے۔ اس دور کے شاعروں کے ہاں موضوعات میں عہد زوال کا نوحہ ہے۔ پھولوں کی مرجھاہٹ، خزاں اور موت کے حوالے عام ہیں۔ عثمانی سلطنت کے زوال نے اس لہجہ کو جنم دیا۔ زندگی کا اعتماد ختم ہو گیا۔ خوبصورت زندگی کا انجام اداس کن موت ہے۔ امید کم ہوئی۔ اچھا زمانہ ختم ہو گیا۔

خلاصہ بحث:

عثمانی ادب نے ترک تہذیب و ثقافت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ فارسی ادب کے گہرے اثرات کے باوجود، عثمانی شعراء نے اپنی شناخت برقرار رکھی اور ترک زبان میں منفرد اور تخلیقی کام کیا۔ انیسویں صدی میں مغربی اثرات کی آمد کے بعد، عثمانی ادب میں سادگی اور حقیقت پسندی کی طرف رجحان بڑھا، جو جدید ترکی ادب کی تشکیل میں اہم ثابت ہوا۔ یہ ارتقاء ترک ادب کی تاریخ میں ایک اہم موڑ کی نشاندہی کرتا ہے، جہاں مشرقی اور مغربی اثرات نے مل کر ایک نئی ادبی روایت کو جنم دیا۔

عثمانی ادب نے ترک تہذیب و ثقافت کی تشکیل میں ایک کلیدی کردار ادا کیا اور یہ ادب مختلف دورانیوں میں مختلف مراحل سے گزرا، جس نے ترک قومی شناخت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

1. ابتدائی دور: فارسی ادب کے اثرات عثمانی ادب کا ابتدائی دور فارسی ادب کے گہرے اثرات کا عکاس ہے۔ عثمانی شاعری اور نثر میں فارسی زبان، تصوف، اور کلاسیکی شاعری کی روایت نے اہم کردار ادا کیا۔ عثمانی شاعروں نے فارسی کے ادبی اصولوں، اسالیب، اور موضوعات کو اپنایا، لیکن ساتھ ہی اپنی ثقافت اور زبان کی نمائندگی کرنے کی کوشش کی۔

فارسی اثرات: فارسی تصوف اور ادب نے عثمانی شاعری اور نثر میں نمایاں جگہ حاصل کی۔ ادبی اسالیب: فارسی متعارف کرائے گئے اسالیب جیسے غزل اور قصیدہ عثمانی ادب میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوئے۔

2. انیسویں صدی کا دور: مغربی اثرات اور تبدیلیاں انیسویں صدی میں، مغربی اثرات کی آمد نے عثمانی ادب میں اہم تبدیلیاں لائیں۔ اس دور میں عثمانی ادب میں سادگی، حقیقت پسندی، اور مغربی ادبی اسالیب کی طرف رجحان بڑھا۔

اہم نکات: مغربی اثرات: مغربی ادب کے اثرات نے نئے ادبی تجربات، جیسے کہ حقیقت پسندی اور جدید افسانہ نویسی، کو فروغ دیا۔ ادبی ترقی: اردو اور دیگر مغربی زبانوں کی طرف سے حاصل کردہ اثرات نے ترک ادب میں سادگی اور حقیقت پسندی کی جانب رجحان کو جنم دیا۔

3. جدید دور: مشرقی اور مغربی اثرات کا امتزاج جدید دور میں، عثمانی ادب نے مشرقی اور مغربی اثرات کا امتزاج کرتے ہوئے ایک نئی ادبی روایت کو جنم دیا۔ اس دور میں ترک ادبیات نے اپنے تاریخی تناظر سے ہٹ کر ایک نئی سمت اختیار کی، جس میں روایتی اور جدید عناصر کا اختلاط نمایاں طور پر دیکھا گیا۔ اہم نکات: جدید ترک ادب: ترک ادب نے مشرقی اور مغربی روایات کو ملا کر ایک منفرد ادبی فضا قائم کی۔ ادبی انقلابات: روایتی موضوعات کے ساتھ ساتھ جدید سماجی مسائل، فرد کی آزادی، اور حقیقت پسندی پر توجہ دی گئی۔

مصادر و مراجع

ابراہیم، ناظم، فضولی، ویاشرگارا مطبوعہ، وزارت خارجہ ترکیہ، انقرہ، 1996۔

Ibrahim, Nazım, Fuzuli, Viyaşergara Matbu'a, Vezaret-i Hariciye-i Türkiye, Ankara, 1996.

اسٹینلے ایڈورڈ لین پول، ترکی، ڈارف پبلیشرز، لندن، 1986ء۔

Stanley Edward Lane-Poole, Türkiye, Darf Publishers, London, 1986.

حافظ عامر علی، سلاطینِ سلاجقہ روم کے غیر مسلم رعایا بارے مذہبی رجحانات، انکشاف، 9/3، (2023)، ص 381-357۔

Hafiz Amir Ali, "Salatin-e Seljuq-e Rum ke Ghair Muslim Riaaya Bare Mazhabi Rujhanat," Inkishaf, 3/9 (2023), s. 381-357.

درقون، رجب– علی، حافظ عامر، وسیلۃ النجاۃ، پاک ٹی ایم پرنٹرز، فیصل آباد، 2022۔

Rajaq Darqun – Hafiz Amir Ali, Waseelat al-Najat, Pak T.M. Printers, Faisalabad, .2022

کشنز، ڈیوڈ، دی رائز آف ٹرکش نیشنلزم، فرینک کمپنی، لندن، 1977۔

Kishans, David, The Rise of Turkish Nationalism, Frank Company, London, 1977

عثمانی ترک ادب: ایک تاریخی اور ادبی جائزہ، ایم۔ شکری حان اوغلو، پبلشر: راؤٹلیج، اشاعت: 2001

Ottoman Turkish Literature: A Historical and Literary Overview" M. Şükrü "
Hanioğlu Publisher, Routledge, 2001